# جوان لڑکی کا اپنی والدہ اور ماموں کے لڑکے کے ساتھ عمرے پر جانا کیسا؟



ریفرنس نمبر: Aqs 1585 تاریخ: 04-05-2019

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ ایک خاتون اپنے بھتیجے کے ساتھ عمرے پر جارہی ہے۔ اس خاتون کی ایک جوان بیٹی بھی ہے، وہ خاتون چاہتی ہے کہ یہ بھی ہمارے ساتھ عمرے پر چلی جائے، تو کیا اس لڑکی کا یوں سفر کرنا، جائز ہے یا نہیں اور والدہ کے ساتھ ہونے کی وجہ سے کچھ چھوٹ ملے گی یا نہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

پوچھی گئی صورت میں وہ خاتون تو اپنے بھتیجے کے ساتھ سفر کر سکتی ہے، مگر اس کی بیٹی نہیں جاسکتی، والدہ کے ساتھ ہونے سے کوئی فرق نہیں پڑے گا، لڑکی کے لیے اس کا اپنا محرم کا ہونا ضروری ہے، جبکہ ماموں زاد غیر محرم ہوتے ہیں اور ان سے پردہ لازم ہے، لہٰذا وہ خاتون خود جانا چاہے، تو جاسکتی ہے، مگر اپنی بیٹی کو ساتھ نہیں لے جاسکتی، کیونکہ شریعت مطہرہ میں کسی بھی عورت کو شوہر یا محرم کے بغیر شرعی مسافت یعنی 92 کلو میٹر کی مسافت پر واقع کسی جگہ جانا حرام ہے، خواہ وہ سفر حج و عمرہ کی غرض سے ہو یا کسی اور مقصد کے لیے ہو۔

صحیح مسلم میں ہے: ” عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم لا یحل لامرأۃ تؤمن باللہ و الیوم الاخر ان تسافر سفراً یکون ثلاثۃ ایام فصاعداً الا ومعھا ابوھا او ابنھا او زوجھا او اخوھا او ذو محرم منھا“ سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا: جو عورت اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتی ہے، اس کے لیے تین دن یا اس سے زیادہ کا سفر کرنا حلال نہیں ہے، مگر جبکہ اس کے ساتھ اس کا باپ یا بیٹا یا شوہر یا بھائی یا اس کا کوئی محرم ہو۔

(الصحیح لمسلم، باب سفر المرأۃ مع محرم الی حج وغیرہ، جلد1، صفحہ 434، مطبوعہ کراچی)

فتاویٰ عالمگیری میں ہے: ”ومنھا المحرم للمراۃ شابۃ کانت او عجوزاً اذا کانت بینھا وبین مکۃ

مسیرۃ ثلاثۃ ایام" ترجمہ: اور عورت کے لئے (حج فرض ہونے کے لیے) محرم کا ساتھ ہونا شرط ہے، عورت جوان ہو یا بوڑھی، جبکہ اس کے اور مکۃ المکرمہ کے درمیان تین دن کا فاصلہ ہو۔"

(الفتاویٰ الھندیہ، کتاب الحج، جلد1، صفحہ218، 219، مطبوعہ کوئٹہ)

سیدی اعلیٰ حضرت امام اہلسنت مولانا الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فتاویٰ رضویہ میں فرماتے ہیں: "عورت اگرچہ عفیفہ (یعنی پاکدامن) یا ضعیفہ (یعنی بوڑھی) ہو، اسے بے شوہر یا محرم سفر کو جانا، حرام ہے۔۔۔ اگر چلی جائے گی، گنہگار ہو گی، ہر قدم پر گناہ لکھا جائے گا۔"

(فتاویٰ رضویہ، جلد10، صفحہ706، 707، رضافاؤنڈیشن، لاھور)

صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: "عورت کو مکہ تک جانے میں تین دن یا زیادہ کا راستہ ہو تو اس کے ہمراہ شوہر یا محرم ہونا شرط ہے، خواہ وہ عورت جوان ہو یا بڑھیا۔ محرم سے مراد وہ مرد ہے جس سے ہمیشہ کے لئے اس عورت کا نکاح حرام ہے، خواہ نسب کی وجہ سے نکاح حرام ہو، جیسے باپ، بیٹا، بھائی وغیرہ یا دودھ کے رشتہ سے نکاح کی حرمت ہو، جیسے رضاعی بھائی، باپ، بیٹا وغیرہ یا سسرالی رشتہ سے حرمت آئی، جیسے خسر، شوہر کا بیٹا وغیرہ۔" (بہارشریعت، جلد1، صفحہ1044، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

ماموں زاد وغیرہ سے پردہ کرنے سے متعلق اعلیٰ حضرت امام اہلسنت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن لکھتے ہیں: "جیٹھ، دیور، بہنوئی، پھپا، خالو، چچازاد، ماموں زاد، پھپی زاد، خالہ زاد بھائی یہ سب لوگ عورت کے لئے محض اجنبی ہیں۔" (فتاوی رضویہ، جلد22، صفحہ217، رضافاؤنڈیشن، لاھور)

**واللہ اعلم** عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

**کتبــــــــــــــــــــہ**

**المتخصص فی الفقہ الاسلامی**

**ابو حذیفہ محمد شفیق عطاری مدنی**

**28 شعبان المعظم 1440ھ/04 مئی 2019ء**

**الجواب صحیح**

**مفتی محمد قاسم عطاری**



نوٹ: دارالافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net کے ذریعے کی جاسکتی ہے